نہایت پُرتکلف اور لذیذ ڈنر کھایا اور پڑ کر سو گیا۔ اس وقت تک بجلی نہیں آئی تھی۔ صبح سویرے ہی ناشتہ کے بعد ڈاکٹر صاحب اور ان کی محترمہ بیگم کی مسافرنوازی کا شکریہ ادا کر کے واپس روانہ ہوا۔

راستہ میں مونگیر پڑتا تھا، امیر شریعت مولانا سید منت اللہ صاحب رحمانی اور اون کی خانقاہ سے جو رابطۂ روحانی و قلبی ہے اوس کی وجہ سے اوس سے یونہی گذر جانا آسان نہ تھا، پہلے سے اطلاع کر دی گئی تھی۔ اس لئے اسٹیشن پر مولانا کے صاحبزادہ مولانا محمد ولی ایم۔ اے جو خود بھی جید عالم ہیں۔ جامعہ رحمانیہ کے چند حضرات کے ساتھ موجود تھے اون کے ساتھ خانقاہ آیا۔ خانقاہ کی عالی شان مسجد سے متصل ایک نہایت آرام دہ کمرہ میں قیام کیا، یہاں آئندہ مارچ کے تیسرے ہفتہ میں جامعہ رحمانیہ کے زیر انتظام بہار کے تمام مدارس عربیہ کا ایک متحدہ کنونشن ہو رہا ہے اس سلسلہ میں تیاری کمیٹی کے جلسے دو دن سے ہو رہے تھے، اور اس میں شرکت کے لئے امارت شرعیہ اور مدارس عربیہ کے نمائندہ حضرات بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے، آج مغرب کے بعد ان حضرات کا پھر اجتماع تھا۔ اس میں شرکت کی دعوت خاکسار کو بھی ملی۔ چنانچہ شریک ہوا۔ اور کنونشن کے مقاصد پر گفتگو کی۔ یہاں یہ معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ بہار میں اس وقت ایک ہزار سے کچھ اوپر مدارس عربیہ ہیں۔ جن میں آٹھ سو کے قریب وہ مدارس ہیں جو اسلامک ایجوکیشن بورڈ سے متعلق ہیں، اُن میں عربی اور فارسی کے سرکاری امتحانات کی تعلیم ہوتی ہے اور گورنمنٹ سے انہیں امداد ملتی ہے۔ اور دو سو سے کچھ زائد غیر ملحقہ مدارس ہیں۔ معلوم ہوا کہ عالم اور فاضل وغیرہ سرکاری امتحانات میں پانچ پانچ ہزار امیدوار شریک ہوتے ہیں ان دونوں قسم کے چند درچند مشترکہ دینی، تعلیمی اور ملّی مسائل و معاملات ہیں ان پر غور کرنے اور اون کا حل پیدا کرنے کے لئے ہی یہ کنونشن ہو رہا ہے۔ اس وقت ان حضرات میں بڑا جوش اور ولولہ ہے اور بڑی لگن سے کام کر رہے ہیں۔ میں تو عشاء کی اذان کے بعد چلا آیا۔ یہ حضرات نماز کے بعد پھر بیٹھے اور رات ایک بجے تک گفتگو کرتے رہے اور دوسرے دن نماز فجر کے بعد ان کی پھر نشست ہوئی یہ نو دس بجے تک جاری رہی۔

کہتے ہیں "بدا چھا بد نام برا"۔ خاکسار کے ساتھ تقریر کی ایسی شخ لگی ہوئی ہے کہ کہیں نجی اور ذاتی ملاقات کو جاتا ہوں تو وہاں بھی یہ تاوان ادا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ دوسرے دن یعنی ۱۴ ر کو جامعہ رحمانیہ کے اساتذہ اور طلبا نے اس کی فرمائش کی اور میں نے ہامی بھر لی۔ مغرب کے بعد جامعہ کے کشادہ اور وسیع دارالحدیث ہال میں مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت امیر شریعت، جامعہ کے حضرات اساتذہ و طلبا اور شہر کے چند اصحاب سے ہال بھرا ہوا تھا۔ تلاوت کلام مجید کے بعد جناب صدر نے ایک بندۂ ہیچمیرز کی نسبت جو کچھ فرمایا اس پر دل میں ندامت اور شرمندگی کے ساتھ مولانا محمد علی کا یہ مصرعہ بار بار یاد آرہا تھا:۔ اک فاسق و فاجر میں اور ایسی کراماتیں!

اس کے بعد "حالات حاضرہ اور مدارس عربیہ کا کردار" کے موضوع پر تقریر شروع ہوئی جو کم و بیش ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس پر بھی حضرت امیر شریعت نے ازراہ حوصلہ افزائی فرمایا "اے کاش آپ اسی طرح اور بولے چلے جاتے۔ آخر میں مولانا محمد ولی رحمانی نے شکریہ میں تقریر کی اور جلسہ ختم ہوگیا۔

جامعہ کے حضرات اساتذہ نے بڑا کرم یہ کیا جس کے لئے میں بیحد شکر گزار ہوں کہ ان سب نے مل جلکر مکلف عشائیہ کا اہتمام کیا تھا جو مرغ و ماہی پر مشتمل تھا۔ خانقاہ رحمانیہ اور جامعۂ رحمانیہ کی علمی اور دینی فضا، پھر حضرت امیر شریعت، میاں محمد ولی اور میاں روح اللہ، شاہد رحمانی کا غیر معمولی لطف و مدارات اور حضرات اساتذہ و طلبا کی محبت اور ان کا التفات، ایک دن اور دو شب کے قیام میں ان سب سے لطف اندوز ہوکر ۱۵ کی صبح کو تین سکھیا اکسپریس سے روانہ ہوا اور ۱۶ ر کو علی الصباح دہلی واپس گیا۔

دنیا کا چلن روز بروز بگڑتا جاتا ہے جسے محسوس کر کے سخت مایوسی اور وحشت ہوتی ہے اسی لئے غنیمت ہیں وہ لمحات زندگی جو ایسے عباد صالحین و ابرار کی معیت و صحبت میں بسر ہوں کہ ان سے ایمان تازہ ہو جاتا اور دل میں ایک حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔